حافظ تنویر احمد شریفی

حضرت شیخ الہندؒ کا ترجمہ اور علامہ عثمانیؒ کے تفسیری افادات

(ہندی زبان میں ان کی اشاعت کا اہتمام)

اردو زبان کو جب مغلوں کے دور میں عروج نصیب ہوا تو قرآن مجید فرقان حمید کے اردو ترجمہ اور تفسیر کی ضرورت بھی محسوس ہوتی۔ اور اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خاندان ولی اللہی کے نامور فرزند اور مفسر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کا سب سے پہلا اردو ترجمہ اور مختصر حواشی تحریر فرمائے جو بعد میں موضح القرآن کے نام سے معروف ہوا۔

علماء کرام کی متفقہ رائے ہے کہ اگر اللہ رب العزت اردو میں قرآن پاک کو نازل فرماتے تو ہو بہو حضرت شاہ صاحب مرحوم والے الفاظ ہوتے۔

جیسا جیسا وقت گذرتا گیا اردو میں بھی ترقی ہوتی گئی۔ اور یہ قاعدہ کہ جب زمانے گذرتے رہتے ہیں تو زبانوں میں تبدیلی اور مفہومات میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔

اسی حساب سے حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ترجمہ کو بھی نئے الفاظ میں ڈھالنا اشد ضروری تھا اس شدت کو حضرت شیخ الہند، استاذ الاساتذہ، تحریک آزادی کے شیدائی مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہٗ نے محسوس کیا۔ اور حضرت شیخ الہندؒ کو حرم مکہ سے طواف کرتے ہوئے ایک بدبخت شاگرد مبارک علی جو انگریز کا ملازم تھا ۱۳۳۴ھ میں گرفتار کرایا اور انگریز ملعون نے آپ کو مالٹا کے جیل خانہ میں بھیج دیا۔ جہاں آپ نے تقریباً ایک سال میں قرآن کریم کے ترجمہ جو دراصل حضرت شاہ صاحبؒ کا تھا کو جدید اور آسان اردو میں تبدیل فرمایا۔ اس ترجمہ میں جیل کے اندر جہاں کوئی مطالعہ کے لیے کتاب اور تفاسیر و احادیث کی کتب موجود نہ تھیں وہاں آپ کے ہونہار تلامذہ میں ایک حضرت شیخ الاسلام، جانشین شیخ الہندؒ، سیدنا و مولانا امام حسین احمد مدنی قدس سرہٗ اور دوسرے حضرت مولانا سید عزیر گل پشاوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے معاون تھے۔ بعد میں حضرت شیخ الہندؒ رہا ہو کر ساتھیوں سمیت بمبئی پہنچے۔ اس کے بعد آپ پھر ملکی سیاست اور آزادی کی تحریک میں لگ گئے۔ جو آپ کا اصل کام تھا۔ اور چند ماہ بعد ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں انتقال ہوگیا۔ وفات کے وقت تفسیر سورۃ مائدہ تک لکھ پائے تھے۔

اس کے بعد مولوی مجید حسن مرحوم نے آپ کی اہلیہ سے مسودہ حاصل کرکے تفسیر کو مکمل کرانے کا کام شروع کیا ۔ موصوفؒ نے یہ کام دو حضرات کے سپرد کیا ایک شیخ الاسلام حضرت مولانا امام حسین احمد مدنیؒ جو حضرت شیخ الہندؒ کے بعد تحریک شیخ الہندؒ کے اصل روح رواں رہے ۔ اور دوسرے حضرتؒ ہی کے مشہور شاگرد، اور امام مدنیؒ کے ہم سبق شیخ التفسیر حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ، جو بعد میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایماء پر تحریک پاکستان میں شریک ہوئے ثانی الذکر کے تفسیری فوائد زیادہ آسان اور عوام الناس کے لیے فائدہ مند تھے اور امام مدنیؒ کے فوائد عالمانہ وحکیمانہ تھے ۔ امام مدنیؒ نے جب شیخ عثمانیؒ کے فوائد دیکھے تو بہت پسند فرماتے اور آپ نے لکھنا چھوڑ دیا ۔ اس طرح یہ تفسیری فوائد مکمل ہوئے اور بعد کو تفسیر عثمانی سے مشہور ہوئے اور ہزارہا ایڈیشن ہند وپاک میں طبع ہوچکے ۔ یہ ترجمہ اور تفسیر بہت مفید ہے خصوصاً نوجوانوں کے لیے انمول تحفہ ہے۔

اس کے انگریزی میں دو ترجمے ہوئے ۔ پہلا حضرت مولانا عزیز گلؒ نے اپنی اہلیہ سے کرایا تھا ۔ جو اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوا ۔ جبکہ دوسرا ترجمہ حضرت مولانا اشفاق الرحمٰن عثمانیؒ نے از خود کیا جو طبع ہوگیا ہے ۔ اس کے اور دیگر کئی زبانوں میں بھی ترجمے ہوئے ۔

لیکن گذشتہ دنوں اس ترجمہ اور تفسیر کا ہندی ترجمہ حضرت امام مدنیؒ کے منجھلے فرزند اور دار العلوم دیو بند کے استاذ حدیث اور نائب ناظم تعلیمات حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم نے فرمایا ۔ اور گذشتہ دنوں جمعیۃ العلماء ہند نے دہلی میں تقریب اجراء منعقد کی جس میں حضرت مترجم مدظلہم فرماتے ہیں کہ :

"شیخ الہندؒ کے ترجمہ اور علامہ عثمانیؒ کے فوائد کو ہندی اسلوب دینے کا اصل محرک اب سے بارہ برس پہلے مراد آباد کا وہ واقعہ ہے جب ایک صاحب نے بریلی کے ایک جلسہ سے واپسی پر مجھے ایک ہندی پمفلٹ دیا جس میں قرآنی آیات کے تراجم کو توڑ موڑ کر پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ اسلام ایک انسانیت دشمن مذہب ہے اور جب یہ کافروں کے قتل کا حکم دیتا ہے تو ہندو اور مسلمانوں کا ایک ساتھ رہنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے"

تقریب کے مہمان خصوصی نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال تھے ۔ اس موقع پر انھوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا ۔

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے جمعیۃ العلماء ہند اور اس کے صدر مولانا سید محمد اسعد مدنیؒ نے یہ موقع دیا کہ میں اس مبارک تقریب میں شامل ہوں ۔ انھوں نے کہا کہ اس ترجمہ اور تفسیر کو ہندی میں ہندوستان کے لوگوں تک پہنچانے کا کٹھن راستہ جمعیۃ العلماء ہند نے طے کیا ہے جس کے لیے وہ ہم تمام ہندوستانیوں کی طرف سے مبارکباد کی مستحق ہے۔ ڈاکٹر شرما نے کہا ۔

"کہ قرآن شریف اور اس کے الفاظ کا سیدھا سادا ترجمہ کرنا اور بات ہے اور اس کے مقاصد تک پہنچنا اور بات ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بریلی کے اس پمفلٹ کا تذکرہ بھی کیا جس کا ذکر مولانا سید ارشد میاں مدنی مدظلہم نے اپنی تقریر میں کیا تھا۔ اور جو اس ترجمہ وتفسیر کا اصل محرک بنا۔

ڈاکٹر شرما نے مزید کہا۔

"قرآن شریف کے ترجمہ وتفسیر کا کام انتہائی اہم ہے اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ یہ وحی کن حالات میں نازل ہوئی۔ اور اس کے عوامل کیا تھے۔ اگر اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش نہ کی گئی تو غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ اس لیے ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ قرآن کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس کا دل صاف ہو۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب پر جب قرآن نازل کیا گیا تو جیسا کہ میں نے تاریخ میں پڑھا ہے۔ پہلے آپ کا قلب بھی اللہ کی طرف سے صاف کیا گیا تھا۔ اس لیے قرآن کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ حدیث سے بھی واقفیت ہو۔ حدیث رسول ہی راستہ بتاتی ہے کہ ہم قرآن کیسے سمجھیں۔

ڈاکٹر شرما نے ہندی میں اس ترجمہ وتفسیر کو مرتب کرنے والوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ یہ انسانیت اور ہندوستان کی ایک ایسی خدمت ہے جسے کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا سکتا۔

آخر میں صدر جمعیۃ العلماء ہند امیر شریعت حضرت سیدی مولانا محمد اسعد مدنی دامت برکاتہم نے مہمان خصوصی ڈاکٹر شنکر دیال شرما اور دوسرے معزز شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس پر وقار تقریب کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اس تقریب کے ناظم حضرت شیخ الاسلام امام سید حسین احمد مدنی رح کے چھوٹے فرزند مولانا سید اسجد مدنی مدظلہم تھے۔ شرکاء تقریب میں بھارت کے وزیر ریلوے جناب جعفر شریف، وزیر پارلیمانی امور جناب غلام نبی آزاد جناب فاروق عبداللہ، دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب قاسمی مدظلہم، جناب ماسٹر محمد سلیمان ایم اے، وغیرہ شامل تھے۔

تفسیر عثمانی (ہندی) دو جلدوں میں جمعیۃ العلماء ہند نے شائع کی ہے۔